ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

قادیان

یوم دوشنبہ

مدینۃ المسیح

نئی دہلی ۲۹ ماہ تبوک۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سیدنا حضرت امیر المومنین الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ کل سے ... کے گھٹنے میں نقرس کا شدید درد شروع ہو گیا ہے۔ احباب حضور کی صحت ... دعا فرمائیں۔

قادیان ۲۹ ماہ تبوک۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ کھانسی۔ سر درد ... کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب واقف زندگی مبلغ ارجنٹائن ۲ اکتوبر کو ۳ بجے ... سے لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے ... بکثرت تشریف لائیں۔ چوہدری صاحب اسی روز پنجاب میل سے بمبئی کے لئے روانہ ... کل سے ... احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد کھل گیا ہے۔

جلد ۳۴ | ۳۰ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش | ۴ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ | ۳۰ ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۲۸

دو اہم تجاویز

ایک عرصہ سے مسلمانان ہند نے صرف گردوپیش سے آنکھیں بند کئے رہے اور دوسروں کی تیاریوں اور سرگرمیوں کو حوالہ اغماض کرتے رہے۔ بلکہ آپس کی کشمکش اور جنگ وجدال میں پورے جوش وخروش سے مصروف رہے۔ اور اسی کو اپنی زندگی کا مقصد اور مدعا سمجھتے رہے۔ اس دوران میں اگر کسی نے ازراہ ہمدردی وخیرخواہی انہیں زندہ رہنے اور عزت وآبرو کی زندگی حاصل کرنے کے متعلق کوئی مشورہ دیا۔ یا کوئی تجویز بتائی۔ تو اسے نہائت حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا۔ مگر آج جبکہ انگریز ہندوستان سے دستبردار ہو رہا۔ اور حکومت برادران وطن کے ہاتھ آ رہی ہے۔ یہ المناک نتیجہ رونما ہو رہا ہے کہ مسلمان ہر چہار اطراف سے مشکلات اور مصائب میں گھر چکے ہیں۔ ہر قسم کی تنظیم اور تیاری سے محروم ہیں۔ نہیں جانتے کہ کیا کریں یا کیا نہ کریں۔ حتی کہ اپنی المناک داستان کسی کو سنانے اور اپنی مظلومیت پیش کرنے کے لئے بھی ان کے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔ کجا یہ کہ اپنے مذہبی ملکی اور سیاسی حقوق اور مطالبات کی معقولیت ثابت کر کے کسی جانب سے ہمدردی حاصل کر سکیں۔

ان وجوہ سے مسلمان عرصہ سے سخت نقصان اٹھا رہے تھے۔ اور اسی لئے آج سے بہت عرصہ قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی اپنے حقوق وغیرہ کے متعلق پروپیگنڈا کا انتظام کرنے کا نہ صرف مشورہ دیا تھا۔ بلکہ اس بارے میں ہر قسم کی امداد دینے کا بھی وعدہ فرمایا تھا۔ اسی طرح حضور نے اچھوتوں کو ہر رنگ میں مدد دینے اور اپنے قریب لانے کے لئے بار بار تحریک فرمائی۔ مگر افسوس کہ اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ اور آج جبکہ آب از سر گذشت تک نوبت پہنچ چکی ہے مسلمانوں کو نہائت ہی شدت کے ساتھ اپنی اس قسم کی کوتاہیوں کا احساس ہونے لگا ہے۔ اور اسی احساس کے ماتحت ان کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

چنانچہ مسلمان اخبارات لکھ رہے ہیں۔ "مسلمانوں کا غیر ممالک میں کوئی پروپیگنڈا نہیں ہے۔ اور Inter — Provincial یعنی باہمی صوبوں میں اطلاعات کا بھی کوئی انتظام نہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی کوئی مضبوط نیوز ایجنسی نہیں ہے ...... اس کا بین نتیجہ یہ ہے کہ اگر ایک ہندو کی انگلی کو بھی زخم آ جائے۔ تو ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام نیوز ایجنسیاں مسلمانوں کے مظالم کی فرضی داستانیں گھڑ کر بے حد شور وغل مچاتی ہیں۔ اور ہندوؤں کو مظلوم ثابت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتیں۔ برعکس اس کے اگر مسلمانوں کے بیسیوں نہیں۔ سینکڑوں آدمی شہید ہو جائیں۔ تو اس کی کانوں کان کسی کو خبر نہیں ہوتی۔ نیوز سروس والے صرف اتنا لکھتے ہیں۔ کہ چند آدمی مارے گئے۔ احمد آباد، بہار اور دیگر مقامات میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے لیکن ہمیں کچھ علم نہیں۔ کہ وہاں مسلمانوں کے ساتھ کیا گزری۔ اگر ہندو مارے جاتے تو دنیا کے کونے کونے میں اس کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا۔ ان حالات میں مسلم لیگ کو نیوز ایجنسی قائم کرنی چاہیئے یہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن جو قوم خود بیدار نہ ہونا چاہئے وہ اس کے سوا اور کس بات کی توقع رکھ سکتی ہے جو کچھ کہ مسلمانوں سے ہو رہا ہے۔

پھر لکھا ہے کہ "ہندوؤں نے قدیم باشندگان ہند سے ان کے ملک ان کی دولت۔ ان کی مذہبی روایات۔ ان کی تواریخ اور ان کا تمدن چھین کر ان کو پانچ ہزار سال سے غلامی کے ایسے گڑھے میں ڈالا ہے۔ کہ جہاں سے موجودہ زمانہ میں بھی انہیں نکلنے کا احساس نہیں ہوتا۔ اب کہ ہوا کا رخ بد... ہے۔ ہمیں اچھوتوں کی زیادہ ... امداد کرنی چاہیئے۔ ہماری امداد کا ... یہ ہے کہ ہمیں اسلامی اخوت او... ہمدردی سے نیز تقریروں کے ذ... نزدیک لانا چاہیئے۔ سیاسی مشکلات ... انہیں مدد دینی چاہیئے۔"

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے ... تجاویز ایسی ہیں۔ جن کی طرف حضر... امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہٗ ... بنصرہ العزیز مسلمانان ہند کو آج ... بہت عرصہ قبل توجہ دلا چکے ہیں ... ان کی اہمیت خوب اچھی طرح ان... فرما چکے ہیں۔ نیز اپنی طرف سے ... امداد دینے پر آمادگی کا اظہار ... کر چکے ہیں۔ اگر مسلمانوں نے اس ... توجہ کی ہوتی۔ اور ان تجاویز کو ع... لایا ہوتا۔ تو آج وہ اس قدر ... اور بے بسی میں مبتلا نہ ہوتے۔ ... اس طرح نظر انداز کئے جانے ... نہ قرار پاتے۔ اب اگرچہ بہت ... ضائع ہو چکا ہے۔ اور کام کرنے ... بہت سے مواقع ہاتھ سے نکل ... ہیں۔ تاہم اگر مسلمان اندرونی جھگ... اور فسادوں کو چھوڑ کر اس طرف متو... تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اور بگڑی ... بات بن سکتی ہے۔ مسلمانوں کو یاد رکھ... کہ جب تک وہ متحد ہو کر اپنی تنظیم نہیں ... اور اپنی حفاظت کرنے کی ہمت نہ ...

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع

مدینۃ المسیح

نئی دہلی ۲۹ ماہ تبوک ۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ کل سے حضور کے گھٹنے میں نقرس کا شدید درد شروع ہو گیا ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

قادیان ۲۹ ماہ تبوک ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ کھانسی ۔ سر درد اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب واقف زندگی مبلغ ارجنٹائن ۲ ر اکتوبر کو ۳ بجے کی گاڑی سے لنڈن روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے بکثرت سٹیشن پر جمع ہوں۔ چوہدری صاحب اسی روز پنجاب میل سے بمبئی کے لئے روانہ ہونگے

کل سے جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد کھل گیا ہے ۔

۳۰ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ھش | ۴ ذیقعدہ ۱۳۶۵ ھ | ۳۰ ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۲۸

دو اہم تجاویز

ایک عرصہ سے مسلمانان ہند نہ صرف گردو پیش سے آنکھیں بند کئے رہے اور دوسروں کی تیاریوں اور سرگرمیوں کو حوالہ اغماض کرتے رہے۔ بلکہ آپس کی کشمکش اور جنگ و جدال میں پورے جوش و خروش سے معروف رہے۔ اور اسی کو اپنی زندگی کا مقصد اور مدعا سمجھتے رہے۔ اس دوران میں اگر کسی نے ازراہ ہمدردی و خیر خواہی انہیں زندہ رہنے اور عزت و آبرو کی زندگی حاصل کرنے کے متعلق کوئی مشورہ دیا۔ یا کوئی تجویز بتائی۔ تو اسے نہائت حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا۔ مگر آج جبکہ انگریز ہندوستان سے دستبردار ہو رہا۔ اور حکومت برادران وطن کے ہاتھ آرہی ہے۔ یہ المناک نتیجہ رونما ہو رہا ہے کہ مسلمان ہر چہار اطراف سے مشکلات اور مصائب میں گھر چکے ہیں۔ ہر قسم کی تنظیم اور تیاری سے محروم ہیں۔ نہیں جانتے کہ کیا کریں یا کیا نہ کریں۔ حتیٰ کہ اپنی المناک داستان کسی کو سنانے اور اپنی مظلومیت پیش کرنے کے لئے بھی ان کے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔ کجا یہ کہ اپنے مذہبی ملی اور سیاسی حقوق اور مطالبات کی معقولیت ثابت کر کے کسی جانب سے ہمدردی حاصل کر سکیں۔

ان وجوہ سے مسلمان عرصہ سے سخت نقصان اٹھا رہے تھے ۔ اور اسی لئے آج سے بہت عرصہ قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی اپنے حقوق وغیرہ کے متعلق پروپیگنڈا کا انتظام کرنے کا نہ صرف مشورہ دیا تھا۔ بلکہ اس بارے میں ہر قسم کی امداد دینے کا بھی وعدہ فرمایا تھا۔ اسی طرح حضور نے اچھوتوں کو ہر رنگ میں مدد دینے اور اپنے قریب لانے کے لئے بار بار تحریک فرمائی۔ مگر افسوس کہ اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ اور آج جبکہ آب از سر گذشت تک نوبت پہنچ چکی ہے مسلمانوں کو نہائت ہی شدت کے ساتھ اپنی اس قسم کی کوتاہیوں کا احساس ہونے لگا ہے۔ اور اسی احساس کے ماتحت ان کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ مسلمان اخبارات لکھ رہے ہیں۔ "مسلمانوں کا غیر ممالک میں کوئی پروپیگنڈا نہیں ہے ۔ اور — Inter Provincial یعنی باہمی صوبوں میں اطلاعات کا بھی کوئی انتظام نہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی کوئی مضبوط نیوز ایجنسی نہیں ہے ... اس کا بین نتیجہ یہ ...... ہے کہ اگر ایک ہندو کی انگلی کو بھی زخم آجائے۔ تو ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام نیوز ایجنسیاں مسلمانوں کے مظالم کی فرضی داستانیں گھڑ کر بے حد شور و غل مچاتی ہیں۔ اور ہندوؤں کو مظلوم ثابت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتیں۔ برعکس اس کے اگر مسلمانوں کے بیسیوں نہیں بیسیوں آدمی شہید ہو جائیں۔ تو اس کی کانوں کان کسی کو خبر نہیں ہوتی۔ نیوز سروس والے صرف اتنا لکھتے ہیں۔ کہ چند آدمی مارے گئے۔ احمد آباد۔ بہار اور دیگر مقامات میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے لیکن ہمیں کچھ علم نہیں۔ کہ وہاں مسلمانوں کے ساتھ کیا گزری۔ اگر ہندو مارے جاتے تو دنیا کے کونے کونے میں اس کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا۔ ان حالات میں مسلم لیگ کو نیوز ایجنسی قائم کرنی چاہیئے یہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن جو قوم خود بیدار نہ ہونا چاہئے وہ اس کے سوا اور کس بات کی توقع رکھ سکتی ہے جو کچھ کہ مسلمانوں سے ہو رہا ہے۔

پھر لکھا ہے کہ "ہندوؤں نے قدیم باشندگان ہند سے ان کے ملک ان کی دولت۔ ان کی مذہبی روایات۔ ان کی تواریخ اور ان کا تمدن چھین کر ان کو پانچ ہزار سال سے غلامی کے ایسے گڑھے میں ڈالا ہے۔ کہ جہاں سے موجودہ زمانہ میں بھی انہیں نکلنے کا احساس نہیں ہوتا۔ اب کہ ہوا کا رخ بدل رہا ہے۔ ہمیں اچھوتوں کی زیادہ سے زیادہ امداد کرنی چاہیئے۔ ہماری امداد کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیں اسلامی اخوت اور عملی ہمدردی سے نیز تقریروں کے ذریعہ انہیں نزدیک لانا چاہیئے۔ سیاسی مشکلات میں انہیں مدد دینی چاہیئے۔"

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے یہ دونوں تجاویز ایسی ہیں۔ جن کی طرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مسلمانان ہند کو آج سے بہت عرصہ قبل توجہ دلا چکے ہیں۔ اور ان کی اہمیت خوب اچھی طرح ان پر واضح فرما چکے ہیں۔ نیز اپنی طرف سے پوری پوری امداد دینے پر آمادگی کا اظہار بھی کر چکے ہیں۔ اگر مسلمانوں نے اس طرف توجہ کی ہوتی۔ اور ان تجاویز کو عمل میں لایا ہوتا۔ تو آج وہ اس قدر بے کسی اور بے بسی میں مبتلا نہ ہوتے۔ اور اس طرح نظر انداز کئے جانے کے مستحق نہ قرار پاتے۔ اب اگرچہ بہت سا وقت ضائع ہو چکا ہے۔ اور کام کرنے کے بہت سے مواقع ہاتھ سے نکل چکے ہیں تاہم اگر مسلمان اندرونی جھگڑوں اور فسادوں کو چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہوں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اور بگڑی ہوئی بات بن سکتی ہے۔ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک وہ متحد ہو کر اپنی تنظیم نہیں کرینگے اور اپنی حفاظت کرنے کی ہمت نہ پیدا کرینگے

اسسٹنٹ ایڈیٹر :- غلام نبی ؏

کوبانی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

جماعت احمدیہ کی کامیابی کا راز

خلیفہ استاد ہے۔ اور جماعت کا ہر فرد شاگرد۔ جو لفظ بھی خلیفہ کے منہ سے نکلے۔ وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا۔ جب ہر احمدی اسکو اپنا مقصد حیات بنائے گا۔ اس وقت وہ کامیابی کا منہ دیکھے گا۔ اسی وقت وہ خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل کریگا ورنہ وہ خدا سے اور اس کے دین سے دور تر ہوتا چلا جائے گا۔ خواہ زبان سے لاکھ دعوے کرے۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب پر واضح ہے۔ کہ اسوقت مہنگائی کا زمانہ ہے۔ اشیاء کی قیمتوں پر کوئی بھروسہ نہیں۔ کہ کس وقت اور زیادہ بڑھ جائیں۔ بلکہ ان دنوں کبھی تو ایسا وقت بھی آجاتا ہے۔ کہ چیزوں کا دستیاب ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں یہ امر اشد ضروری ہے۔ کہ فوراً اشیاء خرید کر جمع کر لی جائیں۔ تاکہ چیزوں کے نہ ملنے کا خطرہ نہ رہے۔ اس کے متعلق کئی اعلانات کے ذریعہ احباب اور عہدہ داران کی خدمت میں پرزور اپیل بھی کی جا چکی ہے۔ مگر اس مد میں چندہ کی آمد بدستور سست ہے۔ احباب اور عہدہ داران کی خدمت میں پرزور درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں اور جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ بانشرح وصول کر کے داخل خزانہ کروا کر خدا اور اس کے مقدس خلیفہ کی خوشنودی حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جلد ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناظر بیت المال)

پراونشل صوبہ بہار کا سالانہ تبلیغی جلسہ

۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء بمقام رانچی منعقد ہوگا۔ تمام صوبہ کی جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونا چاہیئے۔ جماعتیں صوبائی کانفرنس کے لئے تجاویز بھی جلد ذیل کے پتہ پر بھیجیں۔ قیام و طعام کا انتظام پراونشل انجمن کے ذمہ ہوگا۔ رانچی کے موسم کا خیال کرتے ہوئے احباب سرمائی سامان ساتھ لائیں۔ سید وزارت حسین پراونشل امیر صوبہ بہار معرفت سید اختر احمد سپرنٹنڈنٹ مسلم ہوسٹل پٹنہ کالج بانکی پور

"تجارتی مخبر" کا اجراء

محکمہ تجارت تحریک جدید کی طرف سے ایک تجارتی رسالہ شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کا نام "تجارتی مخبر" رکھا گیا ہے۔ تجویز ہے کہ یہ جماعت کے ہر تاجر کے پاس پہنچایا جائے۔ فی الحال حکومت سے سہ ماہی رسالہ شائع کرنے کی اجازت لی گئی ہے کوشش کی جائے گی۔ کہ جلدی اس رسالہ کو ماہوار کیا جا سکے۔ اس رسالہ میں اشتہارات دینے کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ بشرطیکہ وہ معیاری ہوں۔ اور صرف اس رسالہ کے لئے یعنی پہلے نمبر کے لئے ان کی اجرت برائے نام یعنی ۶/- روپیہ فی صفحہ رکھی گئی ہے۔ جو اصحاب اشتہار دینا چاہیں۔ وہ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء تک ہمیں اپنے اشتہارات بمعہ پیشگی اجرت کے بھجوا دیں۔ تاکہ ان کا اشتہار ہر تاجر کے پاس پہنچ جائے۔ (ناظم تجارت)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات مسٹر جناح اور گاندھی جی سے

اخبارات میں خبر رساں ایجنسی "اورئینٹ پریس" کی طرف سے یہ خبریں شائع ہوئی ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے دہلی میں ۱۴ ستمبر کو مسٹر محمد علی جناح سے اور ۱۷ ستمبر کو گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اور ملک کی سیاسی صورت حالات کے متعلق گفتگو فرمائی

حصارِ عافیت

(از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر وکیل سیالکوٹ)

میں ہر جگہ دیارِ مسیح زماں میں ہوں
یعنی سیالکوٹ میں بھی قادیاں میں ہوں

گو چارسُو نزولِ بلا ہے تو کیا خطر
میں اسکے فضل و رحم کے دارالاماں میں ہوں

اہلِ کنارہ اور کنارے ہیں زیرِ موج
"کشتیٔ نوحؑ" پر میں یمِ بیکراں میں ہوں

ہرچند ہے زمیں وہی آسماں وہی
پر میں نئی زمین نئے آسماں میں ہوں

دیکھو نہ مجھ کو چشمِ حقارت سے اے گلو
خاشاک ہی سہی میں مگر گلستاں میں ہوں

یہ کہہ رہی ہے روحِ محمدؐ پکار کر
میں پیرِ قادیان کے عزمِ جواں میں ہوں

تنویر ایسا زندہ کیا ہے مسیحؑ نے
جانِ جہاں ہوں گرچہ تنِ ناتواں میں ہوں

تعلیم الاسلام کالج قادیان میں اپنے بچے بھجوائیے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔ "ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں۔ وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو وہ کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا۔ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے۔ کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا۔ اور اپنے شہر ہی میں تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔" (الفضل ۲۰ مئی سنہ ۱۹۴۶ء)

اس امتحان میں پورے اتریئے۔ اور اپنے بچے کو تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ کے لئے بھجوائیے۔ کنفرڈ ایف۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی کا داخلہ ۳۰ ستمبر سے شروع ہے۔ جو دس دن تک جاری رہے گا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

ضروری اعلان

چونکہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء کو صبح ۸ $\frac{1}{2}$ بجے کھل جائیگا۔ اور باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائیگی۔ اس لئے تمام طلباء کو چاہیئے۔ کہ وہ کوشش کریں کہ جمعہ قادیان ہی آکر پڑھیں۔ اس لئے والدین کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ بچوں کو ایسے وقت میں روانہ کریں۔ کہ وہ جمعہ کے روز قادیان پہنچ جائیں۔

نیز تمام اساتذہ صاحبان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ سٹاف میٹنگ بروز جمعرات مورخہ ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء صبح آٹھ بجے سکول میں ہوگی۔ تمام دوست وقت پر تشریف لائیں۔ تاکہ میں ضروری ہدایات دے سکوں۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

مینجر کی ضرورت

اخبار "الفضل" کے لئے ایک محنتی ایڈورٹائیزنگ مینجر کی ضرورت ہے۔ جو حصول اشتہارات و توسیع اشاعت کا کام بخوبی سرانجام دے سکے۔ نیز انگریزی میں خط و کتابت اور کنویسنگ کر سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جائیگی۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوا دیں۔ کارکنان صدر انجمن احمدیہ بھی معرفت افسر صیغہ درخواست دے سکتے ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

995

اسلامی ممالک کے نہائت المناک حالات

از مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی مجاہد اسلام

مصر سے شائع ہونے والے سب سے زیادہ ہفتہ وار میگزین الرسالہ کے ۱۸ فروری ۱۹۴۶ء کے پرچہ میں الاستاذ علی الطنطاوی کا ایک مضمون حقائق مولمۃ کے عنوان سے چھپا ہے۔ استاذ موصوف اسلامی تاریخ میں اچھی دسترس رکھنے کے علاوہ سیاسیات حاضرہ میں بھی گہری نگاہ کے مالک ہیں۔ آپ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں۔

جس طرح ایک مسافر سٹیشن پر اپنے ماحول پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالنے کے لئے ٹھہر جاتا ہے تا اس بات کا اندازہ کر سکے۔ کہ وہ کس طرف جا رہا ہے۔ اور منزل کس حد تک طے کر چکا ہے۔ اور کیا منزل پر پہنچنے کے لئے جو راہ اس نے اختیار کی ہے۔ وہ درست بھی ہے یا نہیں۔ کہیں وہ بھٹک تو نہیں گیا۔ بے وجہ دائیں بائیں تو گھوم نہیں گیا۔ اور کیا وہ ابھی تک قافلہ کے ہمراہ ہے یا اس سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ ہم بھی دم بھر کے لئے ٹھہر جاتے ہیں۔ اور اپنے نفوس کا محاسبہ کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح ایک تاجر اپنی پونجی کا محاسبہ کرتا ہے

پھر وہ لکھتے ہیں میں نے اپنے ماحول پر ایک نظر دوڑائی۔ تو میرا نفس حسرت سے بھر گیا۔ اور درد سے پُر ہو گیا۔ اور میرے دل میں یقین پیدا ہو گیا۔ کہ جو کچھ ہمارے ذمہ ہے۔ وہ ہماری طرف سے اغیار کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔ اور بلا شک و شبہ ہم گھاٹے میں ہیں۔

موجودہ حالت

بدشگونی سے میں بہت بلند ہوں اور یاس میرا طریق کار نہیں ہے۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ہماری موجودہ حالت ایک امید سے بھرے ہوئے دل کو مایوس کر دینے والی ہے۔ اور ہر بات کے اچھے ہی پہلو پر نگاہ رکھنے والے کو بھی رنج و غم سے دوچار کر دینے کی پوری پوری طاقت رکھتی ہے۔ لیکن میری ہی زندگی کی قسم کوئی آشنا تو بتائے کہ امید کا دروازہ کہاں کھلا ہے۔ تا میں اس میں داخل ہو سکوں۔ ہماری وہ کونسی حالت ہے جس سے ہم اپنے مستقبل میں روشنی کی جھلک دیکھ سکتے ہیں۔ اور جو ہمیں راحت کی طرف پکار رہی ہے۔ کیا ہمارے خانگی معاملات ان باتوں کے متحمل ہیں۔ کیا ہمارے مدارس ہمارے لئے ان خوشخبریوں کے پیغامبر ہیں۔ کیا ہمارے بازو ہمارے لئے کسی تبشیر کا حکم رکھتے ہیں۔ کیا ہمارے حکومتی دفاتر ہمارے روشن مستقبل کا پیش خیمہ ہیں؟ ہمارے مختلف طبقات میں سے کونسا ایسا طبقہ ہے جو آج نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایات پر کاربند ہے۔ کیا ہمارے علماء اس صف میں کھڑے ہونے کے قابل ہیں کیا ہمارے قائدین اس بات کا دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ کیا ہمارے ادیب اس رنگ میں رنگین ہیں۔ یا کیا ہمارے عوام نے ابھی تک وہ دامن نہیں چھوڑا؟

سارے ممالک میں سے کونسا ملک ہے جسے خالص اسلامی ملک کہا جا سکتا ہے۔ کیا حجاز اس بات کا حقدار ہے۔ کیا شام اپنے آپ کو خالص اسلامی ملک کہنے کا مستحق ہے۔ کیا مصر یا عراق اس ضمن میں سر اٹھانے کی طاقت رکھتے ہیں؟

الغرض استاذ موصوف استفہام انکاری سے ان تمام امور کا مندرجہ بالا سطور ہی میں فیصلہ کر گئے ہیں۔ لیکن ان کی علیحدہ علیحدہ تفصیل اور تشریح بھی کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

گھریلو زندگی

اس بات میں کس کو شک ہے۔ کہ ہر گھر وطن کے خوشنما محل کا ایک پتھر ہے۔ اگر بگڑ جائے تو بن نہیں سکتا۔ اور اگر ایک دفعہ گر جائے تو اٹھایا جانا ممکن نہیں۔ کبھی وہ بھی دن تھے کہ گھریلو زندگی کا انتظام تقوےٰ کی مضبوط بنیادوں پر قائم ہوتا تھا۔ اس کو استوار رکھنے کے لئے اعلےٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا جاتا تھا۔ اور دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی محبت سے اس کے نپٹنے کی تدابیر کی جاتی تھیں۔ مرد اپنے گھر کا سردار تھا۔ تمام اہل خانہ اس کی اطاعت کرتے تھے۔ اور وہ بلا چون و چرا اپنے سر کو آستانۂ الٰہی پر جھکا دیتا تھا۔ . . . . لیکن آج حالات یکسر بدل گئے ہیں۔ عورت مرد پر حاکم ہے بیٹا باپ کے سامنے متکبرانہ نگاہوں کے ساتھ ڈٹا کھڑا ہے۔ مرد کے لئے قہوہ خانہ یا کوئی کلب۔ گھر کا کام دے رہا ہے۔ اور عورت کے لئے شہر کی گلیاں۔ تزئین عورت کا مذہب بن چکی ہے۔ اور وہ اس مذہب کو اس لئے اختیار کرتی ہے کہ راہرو نہ کہ اس کا خاوند اس کے حسن سے لطف اندوز ہو سکیں۔ یہ اور بہت سی دیگر باتیں اس بات کا کافی ثبوت ہیں کہ گھر کا نظام بگڑ چکا ہے۔ محبت کی رسی کٹ چکی ہے۔ گھر کی بہبودی کے کاموں میں تعاون نام کو نہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ گھروں کا کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ تباہی ان گھروں کی طرف سرعت سے لپک رہی ہے۔ اور یہ گھر بذات خود بھی تباہی کے آغوش میں کود جانے کے لئے بے قرار ہیں۔

علمی ادارے

ہمارے علمی ادارے! ہم انہیں علم کی ضیاء کا گھر سمجھتے تھے۔ اور ہدایت کے سرچشمے۔ معلمین ہماری نگاہوں میں بہترین تہذیب کے حامل مربی ہوتے تھے۔ جنہیں رسولوں کے ورثا اور نبیوں کے خلفاء کہا جاتا تھا۔ اور ان اداروں میں تعلیم پانے والے علم کے طالب اور حصول اخلاق کے لئے پیاسے ہوتے تھے۔ ان کی دنیا یہی ادارہ ہوا کرتی تھی۔ اور ان کا مشغلہ ان کے اسباق۔ ان کے استاد ہی ان کے لیڈر تھے۔ پس ان علوم کے اداروں کے فارغ التحصیل علماء کی صف میں شمار ہوتے تھے۔ مہذب کہلاتے تھے۔ نہائت اچھے اوصاف سے متصف اور نہائت دیندار ہوتے تھے۔ ان کے ممالک ان پر فخر کیا کرتے تھے۔ لیکن اب کیا حالت ہے استاذ موصوف نہائت دردناک حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اب سیاست کی ان الجھی گھتیوں میں اپنے آپ کو الجھا دینے کے سوا ان اداروں میں رکھا ہی کیا ہے [illegible] مظاہرات ہیں۔ اور اپنے اساتذہ کرام کے شانہ بشانہ چلنے کی عادت کو [illegible] ہے۔ کتابوں کے علوم کی قطعاً کوئی [illegible] نہیں کی جاتی۔ سینماؤں میں وقت کی [illegible] کو ایک خوبی سمجھا جانے لگا ہے۔ گویا [illegible] روح ہی نہیں رہی۔ جو پہلے طلباء کا طرۂ امتیاز تھی۔ معلمین یعنی ان میں سے اکثر [illegible] حالت از حد ناگفتہ بہ ہے۔ اگرچہ سندات کے حصول میں تو انہوں نے کمال کر دکھایا [illegible] لیکن ان سندات کے ساتھ حقیقی علم قطعی طور پر حاصل نہیں کیا۔ مسجد و مکتب کی طرف رجحان ہونے کی بجائے تھیٹروں اور [illegible] لہو و لعب میں دن رات مشغول ہیں [illegible] ضمن میں یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ نااہل لوگوں کو قیمتی فرائض سونپ دیئے گئے جو خود تربیت کے محتاج ہیں۔ ان کو [illegible] کا مربی بنا دیا گیا ہے۔ اور مسائل کی گفتگو کا ان لوگوں کو موقعہ دیا گیا ہے۔ جو ان مسائل سے قطعاً واقفیت نہیں رکھتے نوجوان دوشیزاؤں کی تعلیم کے لئے نوجوان مردوں کو متعین کر دیا گیا ہے گویا بارود کے ساتھ کہربائی تاروں کو جوڑ کر قوم کے افراد آرام کی ٹھنڈی سانس لے کر بیٹھ گئے ہیں۔ اب [illegible] سے بڑھ کر کیا ہو گیا ہے۔

کچھ اور امور

استاذ موصوف نے اس مقام پر خدا تعالےٰ سے دعا کی ہے کہ اے خدا تو ہم پر لطف و کرم فرما۔ اور ہمارے جاہلوں کو ہم پر مسلط نہ فرما۔ اس کے بعد بازار کا کسی قدر نقشہ کھینچا ہے۔ اور دکان کی خستہ حالت پیش کی ہے۔ دفتری کارروائی کے ضمن میں آپ نے ان کی فرعونی رعونت کا ذکر کرتے ہوئے [illegible] سے نہائت ناروا سلوک کا رونا رویا ہے۔ اور ساتھ ہی رشوت ستانی کی وسعت کا ذکر بھی کر دیا ہے۔ کم تنخواہ داروں کو حکومت زبان سے کچھ بھی نہ کہے لیکن عملی طور پر یہ کہہ دیتی ہے کہ [illegible]

اور چوری کرکے روٹی کی قیمت پوری کرو۔ تمہاری تنخواہوں کا باقی حصہ بڑے بڑے افروں کو دیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کر سکیں۔ ورا آنکہ لیکہ تم بھوکے مرتے ہو۔

علماء کی حالت

ان تمام امور کے بعد استاذ موصوف علماء کی طرف آتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ علماء درحقیقت اصلاح کا باعث اور سچائی کی زبان ہوتے ہیں۔ لیکن اب یہی وہ لوگ ہیں۔ جو میدان سے بھاگ کر گھروں میں جا چھپے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو نہ منکرات کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور نہ ان کے پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بعض دیکھتے ہیں۔ لیکن اس کا سدباب نہیں کرتے۔ اور بعض سدباب کرنے کی ظاہری کوشش کرنے کے لئے دھیمی سی آواز میں احتجاج کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جن کے دل دنیا کی محبت سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور وہ اس کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور غالباً ڈاڑھی کے جال میں اس کا شکار کرنے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی لمبی تسبیح میں دنیا کو مقید بھی کر لیتے ہیں۔ اور پھر اسے اپنی بہت بڑی دستار کے نیچے چھپا لیتے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے چاہے ہر طرح کی ذلت اٹھانی پڑے۔ اسے قبول کرتے ہیں۔ لیکن بے دھڑک خطرات میں کود جانے والے دل مفقود ہو گئے ہیں۔ اور سچ بات کہنے والی زبانیں نہیں رہیں۔

رہنماؤں کی حالت

اسی طرح قائدین اور ادیبوں کی حالت ہے ایک شخص نے محنت سے تعلیم حاصل کی۔ اور مدرس یا کلرک بن گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی سکول میں داخل ہونے والے طالب علم کی طبیعت تعلیم سے اچاٹ ہو گئی۔ تعلیم مکمل کئے بغیر ہی سکول کو الوداع کہا۔ اور آہستہ آہستہ لیڈری کے پلیٹ فارم پر جلوہ گر ہو گئے۔ اکثر لیڈروں کی یہی حقیقت ہے۔ اور ادیبوں کو فحش نگاری سے کچھ ایسا انس ہو گیا ہے۔ کہ اس کے سوا کوئی موضوع ہی نہیں ملتا۔ عریاں تصویریں اور سوقیانہ افسانے ان کی پسندیدگی کی داد حاصل کرتے ہیں۔ نااہل کی عظمت اور اہل کی تحقیر ان کا شیوہ ہو گیا ہے۔

سب سے زیادہ متحیر

اس کے بعد استاذ موصوف لکھتے ہیں۔ شاید مجھ پر بدشگونی غالب آگئی ہے۔ لیکن نہیں میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ سو فی صدی درست ہے۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ کہ پوری حقیقت کا بہت ہی کم حصہ میں نے بیان کیا ہے۔ اگرچہ ساری دنیا آج مختلف راستوں کے سنگھم پر کھڑی ہے۔ اور متحیر ہے کہ کس راہ کو اختیار کرے۔ لیکن ہم سب سے زیادہ متحیر ہیں۔ مضمون کے آخر پر آپ نے لکھا ہے۔ کہ یہ دمشق کا حال ہے۔ حجاز مصر اور عراق یہ سب ملک میں نے دیکھے ہوئے ہیں۔ اور ان میں زندگی بسر کی ہے۔ ان کی حالت مندرجہ بالا حالت سے کسی طرح اچھی نہیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں۔ کہ ان میں سے ہر ملک کا حال اس کا اپنا ہی کوئی باشندہ لکھے۔ تو زیادہ موزوں ہوگا۔

یہ ہے مختصر سا خاکہ ان لوگوں کی زندگی کا جو اسلامی ممالک میں رہتے ہیں۔ ان حالات میں بھی اگر کسی مامور من اللہ اور آسمانی مصلح کی ضرورت نہیں۔ تو پھر غور فرمائیے کہ اس سے نازک وقت دنیا پر اور کون آسکتا ہے۔ اور دنیا کے ہدایت پانے اور صراط مستقیم پر چلنے کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے۔

قابل توجہ انسپکٹران تحریک جدید

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ گو سال کا زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ مگر اب بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ ہے۔"

پس وہ احباب جن کے بارھویں سال یا دفتر دوم کے سال دوم کے وعدے قابل ادا ہیں۔ وہ ۳۱ اکتوبر تک اس لئے اپنے وعدے پورے کریں۔ کہ سال خاتمہ کے قریب ہے۔ اور تحریک جدید کے انسپکٹران کو بھی چاہیئے۔ کہ ان دو ماہ میں تحریک جدید کے چندوں کی وصولی پر خاص زور دیں۔ اور باقاعدہ وصولی کی رپورٹیں ارسال کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

ویدک دھرم میں عورت کی خاوند سے علیحدگی حاصل کرنے اور عقد ثانی کا حق

(۲)

گذشتہ مضمون میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں میں عورتوں کو ظالم خاوندوں سے مخلصی پانے سے خواہ مخواہ روک دیا ہے۔ اور اس کی وجہ محض ایک رشی کی اپنی بیوی سے ذاتی ناچاقی ہوئی۔ ورنہ یہ طریق عمل ہندو دھرم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اب اس کے ثبوت میں ہندوؤں کی مقدس کتب کے حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

رگوید منڈل ۱۰ انوواک ۳ سوکت ۱۸ کے آٹھویں منتر میں آتا ہے۔ "ہے استری تو اس مرے ہوئے پتی کے ساتھ سو رہی ہے۔ اٹھ اور جیتے ہوئے پرانیوں کے گروہ کے آگے آ۔ تو کسی بدھوا کا ہاتھ پکڑنے والے پنر بواہ کی اچھا والے پتی کی استری ہو" یہ منتر اتھروید کانڈ ۱۸ انوواک ۳ سوکت ۳ میں بھی آتا ہے۔ قدیم زمانہ کی رسم کے مطابق بیوہ عورت اپنے مردہ خاوند کی چتا کی بغل میں لیٹ جاتی تھی اور رشتہ داروں میں سے کوئی شخص اسکو مندرجہ بالا وید منتر پڑھ کر اپنے ہاتھ سے اٹھاتا تھا۔ اور رشتہ داروں کے گروہ میں واپس لے آتا تھا۔

پھر اتھروید کانڈ ۹ پرپاٹھک ۲۰ سوکت ۵ میں آتا ہے۔ "جو پہلے پتی کو پراپت ہو کر دوسرے پتی کو پراپت ہوتی ہے۔ وہ دونوں (دوسرا پتی اور پتنی) آج پنچودن دان دینے سے وینگت (بچھوڑا) نہیں ہوتے۔" (منتر ۲۷) نیز لکھا ہے:- "بدھوا کے ساتھ دوسرا پتی ایک ہی لوک میں رہتا ہے۔ جو دکشنا کی جوتی والے آج پنچودن دان کو دیتا ہے۔" (منتر ۲۸)

ہندو بھائی غور کریں کہ وید عورت کی دوسری شادی کو نہ صرف ضروری قرار دیتے ہیں۔ بلکہ ایسے تعلق کو ایک خاص دن دان دینے کے بعد نہایت مبارک اور مستقل اور دائمی بنا دیتے ہیں۔

پھر منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۷۵ و ۱۷۶ میں آتا ہے۔ "جو پتی کی چھوڑی ہوئی یا بدھوا استری اپنی رتیبا سے دوسرے کی استری ہو کر بیٹر کو پیدا کرے۔ اس کو پنر ہو پتر کہتے ہیں۔ اس استری کا اگر پہلے پرش سے میل نہ ہوا ہو۔ یعنی اکشت یونی یا گت پرتیا گنا ہو یعنی پتی کو چھوڑ کر دوسرے پرش کا آسرا کرے۔ اور پھر سابق پتی کے گھر لوٹ آنا چاہیئے۔ تو اس کا دوبارہ سنسکار کرنا یوگیہ ہے۔"

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ ویدک دھرم مطلقہ اور بیوہ کو عقد ثانی کی اجازت دیتا ہے اب چند ایک حوالے ناظرین کے سامنے ایسے پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ویدک دھرم عورت کو بعض حالات میں خاوند سے علیحدگی حاصل کرنے اور عقد ثانی کی بھی اجازت دیتا ہے۔ چنانچہ پراشر سمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۳۰ میں آتا ہے۔ "اگر پتی کا پتہ نہ ملے۔ مر جائے۔ سنیاسی ہو جائے۔ پسنک (نامرد) ہو جائے۔ پتت د برادری سے خارج ہو جائے۔ تو ان پانچ آفتوں میں دوسرا پتی ہونا چاہیئے۔" انہی معنوں کا ایک اور شلوک نارد سمرتی میں ہے۔ جس کا انگریزی ترجمہ مسٹر جولیس جولی صاحب نے یہ کیا ہے کہ

"When her husband is lost or dead, when he has become a religious ascetic, when he is impotent and when he has been expelled from caste, these are the five cases of legal necessity in which a woman may be justified in taking an other husband." (انگریزی نارد سمرتی مطبوعہ لنڈن ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۸۰)

پھر مادھو اچاریہ نے پراشر سمرتی کے ٹیکا جلد اول صفحہ ۳۱ پر کاتیاین سمرتی کے حوالہ سے یہ شلوک دیا ہے۔ "اگر شادی کے بعد خاوند دوسری جاتی کا ثابت ہو۔ پتت ہو۔ کوکری ہو پسنک ہو۔ ایک ہی گوتر یا کل کا ہو۔ غلام ہو دائم المریض ہو۔ تو بواہتا استری کو اچھے کپڑے پہنا کر دوسرے کے ساتھ بیاہ دینا چاہیئے۔"

یہ شلوک کاتیاین سمرتی میں موجود نہیں ہے لیکن مادھو اچاریہ ایسے انسان کی کتاب میں اس کا ذکر بتاتا ہے۔ کہ کسی زمانہ میں یہ شلوک ضرور کاتیاین سمرتی میں موجود تھا۔ جو بعد میں کسی وجہ سے حذف کر دیا گیا۔

پھر نارد سمرتی کے بارھویں باد میں آتا ہے " اگر پتی گھر سے نکل گیا ہو اس صورت میں برہمن آٹھ برس۔ اور اگر اولاد نہ ہو تو چار برس۔ چھتری کی استری چھ برس اور اگر اولاد نہ ہوئی ہو تو تین برس۔ ویش کی استری چار برس۔ اولاد نہ ہوئی ہو تو دو برس انتظار دیکھے۔ اس کے بعد دوسرا خاوند کرے۔ شودر کی استری کے واسطے جس کا خاوند پردیس چلا گیا ہو۔ کوئی قید وقت کی نہیں ہے۔ اگر سنا جائے کہ پردیس میں پتی زندہ ہو۔ تو تینوں ورن کی استریوں کو انتظار کا وقت دوگنا کر دینا چاہیئے۔ پانچ عدد ان حالتوں میں سے جبکہ پتی مفقود الخبر ہو گیا ہو۔ پر جاپتی یعنی برہما نے مقرر کیا ہے۔ اس لئے ایسے موقعہ پر دوسرا خاوند کر لینے میں استریوں کو دوش نہیں ہے"۔

ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ تھا جبکہ بھارت ورش میں طلاق خلع اور عقد ثانی ایسے مفید اور پر حکمت مسائل پر لوگوں کا عمل تھا۔ بعد میں خود غرضی سے لغو اور بے ہودہ قصول کو اپنا کر ہندو قوم نے ان مسائل کو ترک کر دیا۔ اور شادی کے تعلق کو مستقل اور اٹوٹ قرار دیکر ہزارہا استریوں کو مردہ خاوندوں کے ساتھ چتا میں زندہ بھسم ہونے پر مجبور کر دیا۔ آج بھی جبکہ گورنمنٹ انگلشیہ نے ستی کی بے رحمانہ رسم کو قانوناً بند کر دیا ہے۔ لاکھوں ہندو استریوں کو ظالم بدچلن ناکارہ اور فوت شدہ خاوندوں کے ساتھ جبراً وابستہ رکھ کر جیتا کی آگ میں جلایا جا رہا ہے۔ آج ہندو قوم اپنی مجلسی خرابیوں کے باعث سخت پریشان ہے۔ اور موجودہ ویدک دھرم میں ان کا یقینی علاج نہ پا کر حکومت کا دروازہ کھٹکھٹانے پر مجبور ہے۔

پنڈت دیانند صاحب کا مسئلہ نیوگ

پنڈت دیانند سرسوتی نے ہندو قوم کی اس بے اطمینانی اور پریشانی سے مجبور ہو کر ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈالی۔ افسوس کہ تعصب نے جو انہیں اسلام سے متعلق تھا انہیں صحیح راہ پر گامزن نہ ہونے دیا۔ انہوں نے ویدوں کی غواصی سے جو چیز نکالی۔ اور جسے انہوں نے بہت سی مجلسی خرابیوں کے علاج کے طور پر پیش کیا وہ مسئلہ نیوگ ہے۔ یہ علاج کہاں تک قابل عمل ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کو قائم ہوئے نصف صدی سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر وہ ایک شخص بھی ایسا پیش نہیں کر سکتی جو یہ اقرار کرنے کی جرأت کرے کہ اس کی پیدائش نیوگ کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔

کامل شریعت

حقیقت یہ ہے کہ سوسائٹی کے مفاسد کا علاج نہ حکومت کے بلوں سے ہو سکتا ہے اور نہ پنڈت دیانند یا کسی دوسرے انسان کی تدبیروں سے نسلِ انسانی کسی ایسے قانون سے مطمئن نہیں ہو سکتی جس کے بنانے میں کسی انسان کے ہاتھ کا دخل ہو۔ وہ صرف اسی قانون سے مطمئن ہو سکتی ہے جو اس کے پیدا کنندہ خدا کی طرف سے ہو۔ کیونکہ وہ قانون دھڑا بندی سے پاک اور انسان کی فطرتی استعدادوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہو گا۔ پس جب وہ پاک تعلیمیں جو اللہ تعالےٰ نے مختلف قوموں کے لئے نازل فرمائی تھیں۔ بے ہودہ خیالات کی آمیزش سے غیر یقینی ہو گئیں۔ اور انسان پر سے امان اٹھ گئی۔ اور پھر ایسے حالات بھی پیدا ہو گئے کہ ملکوں اور قوموں کے آپس کے تعلقات بڑھنے لگے۔ اور انسانی سوسائٹی وسیع سے وسیع تر ہو گئی۔ اور نسلِ انسانی کو ایک عالمگیر شریعت کی ضرورت پڑی۔ تب اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا۔ اور تمام قوموں کو بشارت دی کہ اگر وہ تعلیمیں جو تمہیں دی گئی تھیں خود غرض لوگوں کے دستبرد کے باعث مٹ گئی ہیں۔ اور ایسے چشموں کی طرح ہو گئی ہیں جن کا پانی زندگی بخش ہونے کی بجائے بیماریاں پھیلانے کا باعث ہے تو افسوس ہونے کی بات نہیں۔ قرآن شریف کی طرف آؤ فیہا کتب قیمۃ۔ اس کے ذریعہ وہ پاک تعلیمیں ہم پھر سے قائم کرتے ہیں۔ اور انسان کی آئندہ تمدنی و معاشرتی اخلاقی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے الیوم اکملت لکم دینکم۔ آج ہم نے تمہارے دین (اسلام) کو ہر لحاظ سے مکمل کر دیا ہے۔

اسلام نے نکاح کو ایک مقدس معاہدہ کی حیثیت دی ہے جسے یہ کہہ کر کہ ابغض الحلال عند اللہ الطلاق اس کا توڑنا اللہ تعالےٰ کو پسند نہیں اسے اور بھی مستحکم کر دیا ہے۔ غیر مطمئن افراد کو طلاق خلع اور عقد ثانی کی اجازت دی ہے۔ مگر افسوس کہ تعصب نے ہندو قوم کو اس حکیمانہ تعلیم کی طرف متوجہ نہ ہونے دیا۔ حالانکہ یہی وہ تعلیم ہے جس پر عمل پیرا ہو کر بھارت ورش کے باشندے سُکھ اور چین کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور آج بھی یہی تعلیم دنیا میں حقیقی امن قائم کر سکتی ہے۔ کاش ہندو بھائی اسلامی مسائل پر اعتراض کرنے کی بجائے ان پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔

خاکسار عبد الکریم شرما واقف زندگی

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے خلاف

انتخابی عذرداری کی سماعت

لاہور ۲۷ ستمبر ۱۹۴۶ء حلقہ مسلم بٹالہ کے ناکام امیدوار میاں بدر محی الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ بٹالہ نے جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ایم۔ایل۔اے کے خلاف انتخابی عذرداری دائر کر رکھی ہے۔ اس کی سماعت آج تیسرے الیکشن پٹیشن کمیشن کے سامنے ہوئی۔ چوہدری صاحب کی طرف سے جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر اور مسٹر افتخار الحق خاں صاحب بیرسٹر پیروی کے لئے موجود تھے۔ فریق مخالف معہ اپنے وکلاء کے حاضر تھا۔ چوہدری صاحب نے عذرداری کے متعلق اپنا تحریری جواب پیش کیا۔ جس میں ان تمام الزامات کی تردید کی۔ جو فریق مخالف نے اپنی عذرداری میں لگائے تھے

جناب چوہدری صاحب کی طرف سے بھی میاں بدر محی الدین صاحب کے خلاف بالمقابل یہ درخواست گذری ہے کہ میاں بدر محی الدین صاحب کی طرف سے جعلی اور فرضی ووٹ گذارے گئے ہیں۔ ۲۔ ووٹروں کو مختلف ذرائع سے رشوت دے کر ووٹ حاصل کئے گئے ہیں۔ ۳۔ ناجائز مذہبی پراپیگنڈا کر کے اور یہ کہہ کر کہ اگر وہ چوہدری صاحب کو ووٹ دیں گے تو کافر ہو جائیں گے۔ اور خدا کا غضب ان پر نازل ہو گا۔ ووٹ حاصل کئے ہیں ۴۔ ناجائز دباؤ ڈال کر ووٹ حاصل کئے گئے ہیں۔ بوجہ یونینسٹ امیدوار ہونے کے مقامی افسروں نے ان کی ناجائز اور خلاف قانونی رنگ میں امداد کی ہے۔ اور انہوں نے ناجائز دباؤ ڈال کر اور ڈرا دھمکا کر یونینسٹ امیدوار کے حق میں لوگوں کے ووٹ دلائے ہیں۔ اور جو لوگ باوجود افسروں کے دباؤ اور دھمکیوں کے یونینسٹ امیدوار کے حق میں کام کرنے کے لئے نہ ہوئے ان کو ایذا پہنچائی گئی۔ ۵۔ ان کی طرف سے اخراجات کی جو تفصیل پیش کی گئی ہے وہ بھی فرضی ہے۔ اس لئے وہ یہ درخواست میں کسی طرح بھی کامیاب ہونے کے مستحق نہیں ہیں۔

میاں بدر محی الدین صاحب کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ آئندہ پیشی پر اپنا تحریری جواب پیش کریں۔

ہر دو درخواستوں پر مزید کارروائی کے لئے ۱۰ اکتوبر تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

(نامہ نگار)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ریلوے ٹائم ٹیبل میں ضروری تبدیلیاں جو کہ یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء سے کیجا رہی ہیں

(اے)

سٹیشن ما بین	گاڑی کا نمبر	سٹیشن سے روانگی کے اوقات اور اگلے سٹیشن پر پہنچنے کا وقت — ۳۰ ستمبر ۱۹۴۶ء تک: روانگی	۳۰ ستمبر ۱۹۴۶ء تک: آمد	یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء سے: روانگی	یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء سے: آمد
لاہور۔ سہارنپور	۶۔ پنجاب کلکتہ میل	۱۸-۳۵	۲-۱۰	۱۸-۵۰	۲-۱۰
کالکا۔ دہلی	۲۔ کالکا دہلی کلکتہ میل	۲۲-۵۵	۶-۵۵	۲۳-۱۰	۶-۵۵
دہلی۔ کالکا	۱۴۳ پسنجر	۱۷-۲۰	۲-۲۰	۱۷-۱۵	۱-۵۵
کالکا۔ شملہ	۱۴۳ پسنجر تھرڈ	۳-۲۰	۹-۴۰	۳-۰	۹-۲۰
شملہ۔ کالکا صرف ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۶ء تک	۱۴۲ پسنجر تھرڈ	۲۱-۴۵	۴-۳۵	۲۰-۰	۲-۳۵
کراچی سٹی۔ لاہور صرف ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء تک	۱۹۔ سندھ ایکسپریس	۷-۲۰	۱۱-۲۰	۷-۳۰	۱۱-۲۰
لاہور۔ کراچی سٹی	۲۰ سندھ ایکسپریس	۱۷-۴۵	۱۲-۲۰	۱۷-۴۵	۲۱-۵
کراچی سٹی۔ لاہور	۷۔ کراچی میل	۱۵-۴۰	۱۷-۵۰	۱۶-۱۵	۱۸-۵
کراچی سٹی۔ کوئٹہ	۹۔ کوئٹہ میل	۱۲-۱۵	۱۶-۳۰	۱۲-۲۰	۱۵-۲۵
کوئٹہ۔ لاہور	۵۴/۳۴ پسنجر	۱۵-۴۰	۹-۱۵	۱۶-۵	۹-۰
لاہور۔ کوئٹہ	۴۴/۵۳ پسنجر	۱۹-۱۵	۱۲-۲۵	۱۹-۲۰	۱۳-۲۵
کیمبل پور۔ ملتان کینٹ	۶۴/۵۵ پسنجر	۲۳-۲۰	۱۱-۱۸	۲۲-۰	۱۸-۱۶
ملتان کینٹ۔ کیمبل پور	۵۶/۶۳ پسنجر	۷-۲۵	۴-۱۵	۶-۳۵	۴-۵
انبالہ چھاؤنی۔ روپڑ	۳۴۱ پسنجر	۶-۵۰	۱۰-۵۰	۵-۳۰	۹-۳۵
امرتسر۔ قصور	۳۷۲ پسنجر سیکنڈ انٹر تھرڈ	۱۸-۱۵	۲۱-۱۵	۱۹-۰	۲۱-۵۵
قصور۔ امرتسر	۳۷۵ پسنجر سیکنڈ انٹر تھرڈ	۱۹-۰	۲۲-۳۰	۱۷-۵۵	۲۱-۲۰
قادیان۔ امرتسر	۳۱۱ پسنجر سیکنڈ انٹر تھرڈ	۷-۲۵	۸-۲۱	۷-۲۲	۸-۱۳
[illegible]آباد جموں توی	۲۹۵ پسنجر	۳-۴۵	۶-۳۵	۵-۳۵	۸-۴۰
لاہور۔ سیالکوٹ	۱۲۹ پسنجر	۱۶-۴۵	۲۱-۵۰	۱۶-۴۵	۲۱-۲۵
لاہور۔ [illegible]	۱۰۸ پسنجر	۱۶-۵	۲۱-۳۵	۱۶-۵۰	۲۱-۴۸
[illegible]کانہ۔ جیکب آباد	۲۸۴ پسنجر	۸-۱۵	۱۵-۵۰	۸-۴۵	۱۵-۲۰
جیکب آباد۔ لاڑکانہ	۲۸۳ مکسڈ	۶-۲۵	۱۴-۵	۷-۵	۱۳-۴۵
[illegible]دین۔ ٹنڈو آدم	۲۸۷/۲۹۰ مکسڈ انٹر تھرڈ	۵-۱۵	۱۷-۵	۶-۱۹	۱۷-۴۵
[illegible]۔ محراب پور	۲۷۵ پسنجر انٹر تھرڈ	۴-۰	۶-۴۰	۱-۵۵	۴-۴۰
محراب پور۔ ٹنڈو آدم	۲۷۶ پسنجر انٹر تھرڈ	۷-۲۵	۱۰-۱۰	۵-۴۰	۸-۴۵
نوابشاہ۔ سکرنڈ	۳۴۷ مکسڈ انٹر تھرڈ	۱۵-۱۰	۱۵-۵۷	۱۷-۱۰	۱۷-۵۷
سکرنڈ۔ نوابشاہ	۳۴۸ مکسڈ انٹر تھرڈ	۱۶-۳۷	۱۷-۲۴	۱۸-۳۷	۱۹-۲۴

(بی) جن گاڑیوں کا سفر بڑھا دیا گیا

گاڑی کا نمبر	جن سٹیشنوں کے درمیان اس وقت چلتی ہے	اب جن سٹیشنوں کے درمیان چلیگی	اوقات روانگی	اوقات آمد
۹۱/۵۰ پسنجر	سکھر۔ لاہور	لاہور۔ لالہ موسیٰ	۱۸-۳۵	۲۳-۴۷
۴۹/۹۲ پسنجر	لاہور۔ سکھر	لالہ موسیٰ۔ لاہور	۱-۲۵	۵-۱۵
۵۹/۶۴ پسنجر	کیمبلپور۔ ملتان کینٹ	ملتان کینٹ۔ خانیوال	۱۸-۳۶	۲۰-۱۵
۶۳/۶۶ پسنجر	ملتان کینٹ۔ کیمبلپور	خانیوال۔ ملتان کینٹ	۴-۲۵	۶-۲۰

(سی) زائد سروسز (نئی گاڑیاں)

گاڑی کا نمبر	جن سٹیشنوں کے درمیان چلائی گئی ہے	روانگی	آمد
۳۵ ایکسپریس	دہلی۔ لاہور براستہ سہارنپور	۱۹-۱۰	۹-۲۰
۳۶ ایکسپریس	لاہور۔ دہلی براستہ سہارنپور	۱۸-۵	۶-۳۵
۲۸۳ پسنجر	فیروزپور چھاؤنی۔ رائے ونڈ	۱۶-۱۰	۱۸-۱۵
۲۲۲/۲۲۹ پسنجر	راولپنڈی۔ کوہاٹ کینٹ	۱۱-۵	۱۸-۳۰
۲۳۰/۲۳۱ پسنجر	کوہاٹ کینٹ۔ راولپنڈی	۱۱-۵	۱۸-۲۵

(ڈی) گاڑیاں جو بند کردی گئیں

۱۔ ۶۷ اپ اور ۶۸ ڈاؤن جو دہلی اور پٹھانکوٹ چھاؤنی کے درمیان براستہ سہارنپور چلتی ہے وہ پارسل ایکسپریس میں تبدیل کردی گئی ہیں۔ اور ان میں مسافر سفر نہیں کرسکیں گے۔

۲۔ ۲۷۳ پسنجر فیروزپور کنٹ اور رائے ونڈ کے درمیان

(ای) وہ گاڑیاں جو وقتاً فوقتاً چلتی ہیں

سیکشن	گاڑی نمبر	موجودہ دن	یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء سے
کوئٹہ۔ احمدوال	۲۳۰/۲۳۶ پسنجر	اتوار	اتوار۔ جمعرات
احمدوال۔ کوئٹہ	۲۳۵/۲۳۸ پسنجر	سوموار	سوموار۔ جمعہ
منزئی۔ باڑی انڈس	۲۴۸ مکسڈ	منگل۔ جمعہ	منگل۔ جمعرات۔ ہفتہ
باڑی انڈس۔ منزئی	۲۴۷ مکسڈ	سوموار۔ جمعرات	سوموار۔ بدھ۔ جمعہ

(ایف) نئے ٹھہراؤ جو یکم اکتوبر سے رائج ہونگے

۱۔ ۵۰ ڈاؤن / ۹۱ اپ اور ۹۲ ڈاؤن / ۴۹ اپ کی جھنگ...

۲۔ ۱۷۸ ڈاؤن اور ۱۸۹ اپ / ۱۹۰ ڈاؤن حذا آباد

۳۔ ۴۳ اپ اور ۴۴ ڈاؤن داؤد فاتمانہ

۴۔ ۱۳۷ اپ ۱۳۸ ڈاؤن بالالک

۵۔ ۴۰۳ اپ ۴۰۴ ڈاؤن جونس پور اور ساناورٹہ

۶۔ ۲۷۳ اپ چھٹیا کلاں اور سیلان والا

۷۔ ۹۴ اپ ساہیاں والا

۸۔ ۷۶ ڈاؤن گورو سر ستلانی اور روڈراہا

۹۔ ۱۱ اپ ۱۲ ڈاؤن سرہند

۱۰۔ ۳۰ ڈاؤن اٹاری

۱۱۔ ۳۲۰ ڈاؤن واہگہ

۱۲۔ ۲۵ اپ دومانہ کلاں

۱۳۔ ۴۴ ڈاؤن فیروز پرسی سادھوکے

۱۴۔ ۲۲۱/۲۲۰ کال پنڈ شترا گاگن اور کنت بال

۱۵۔ ۲۲۲/۲۱۹ بل

۱۶۔ ۹۲ ڈاؤن۔ نظام آباد (پنجاب) دھونکل۔ راہوالی سادھوکے۔ مریدکے کالا شاہ کاکو باداہی باغ

(جی) ٹھہراؤ جو منسوخ کردئے گئے ہیں

۱۱۵ اپ ۱۶ ڈاؤن	کوٹ کپورہ	۱۲۹ اپ	مریدکے
۸۰ ڈاؤن	جلو۔ گورو سر ستلانی	۲۲۱/۲۲۰/۲۲۱ اپ	لنگہ
۱۰۸ ڈاؤن	گورو سر ستلانی چھہرٹہ	۳۴ اپ ۴۴ ڈاؤن	کوٹلہ جندھام
۱۱۵ اپ	چھہرٹہ	۳۴۴ اپ	سانیاں والا
		۳۷۵ اپ	پکا سدھر۔ چک کمبو

(ایچ) جنکشنوں پر نئے کنکشن (نئے اتصال جنکشنوں پر)

۱- ۱۰ ڈاؤن جو کہ کوئٹہ سے روانہ ہوتی ہے۔ اور پاڈیدن کے سٹیشن پر ۲۸۷ اپ کو برائے تھاروشاہ ملتی ہے۔

۲- ۲۷۵ اپ جو تھاروشاہ سے چل کر محراب پور کے سٹیشن پر ۱۰ ڈاؤن برائے کراچی سٹی کو ملتی ہے۔

۳- ۲۷۶ ڈاؤن جو محراب پور سے چل کر تھاروشاہ اسٹیشن پر ۲۷۸ اپ ۲۹۰ ڈاؤن برائے سکرنڈ ملتی ہے۔

۴- ۲۹۶ ڈاؤن جو جموں توی سے چل کر وزیر آباد سٹیشن پر ۲۴۴ ڈاؤن برائے لائل پور ملتی ہے۔

۵- ۲۹۶ ڈاؤن جو جموں توی سے چل کر وزیر آباد سٹیشن پر ۵۷ اپ برائے راولپنڈی اور پشاور سے ملتی ہے۔

۶- ۳۳ اپ جو لاہور سے چل کر اور ۵۸ ڈاؤن پشاور و راولپنڈی اور لالہ موسیٰ سے چل کر وزیر آباد سٹیشن پر ۲۹۵ اپ برائے سیالکوٹ جموں توی کو ملتی ہیں۔

۷- ۲۸۰ ڈاؤن سیالکوٹ سے چل کر وزیر آباد کے سٹیشن پر ۳ اپ برائے راولپنڈی کو ملتی ہے۔

۸- ۱۳۱ اپ جو ترنتارن سے چل کر امرت سر سٹیشن پر ۱۱۵ اپ برائے لاہور کو ملتی ہے

۹- ۱۰۷ اپ جو پٹھانکوٹ سے چل کر امرت سر سٹیشن پر ۳۸۰ ڈاؤن برائے قصور کو ملتی ہے۔

۱۰- ۳۷۷ اپ جو قصور سے چل کر امرت سر سٹیشن پر ۴ ڈاؤن اور ۱۲ ڈاؤن میل کو ملتی ہے۔

۱۱- ۳۸۰ ڈاؤن جو امرت سر سے چل کر قصور اسٹیشن پر ۱۵۳ اپ برائے رائے ونڈ کو ملتی ہے۔

۱۲- ۱۳۱ اپ امرت سر سے چل کر لاہور سٹیشن پر ۱۳۱۱ اپ برائے نارووال کو ملتی ہے۔

۱۳- ۳۴ اپ ملتان سے چل کر لاہور سٹیشن پر ۳ اپ برائے وزیر آباد راولپنڈی پشاور کینٹ کو ملتی ہے۔

۱۴- ۵۸ ڈاؤن وزیر آباد سے چل کر شاہدرہ باغ سٹیشن پر ۱۳۱۱ اپ برائے نارووال کو ملتی ہے۔

۱۵- ۴۲ ڈاؤن پشاور کینٹ سے چل کر لاہور سٹیشن پر ۳۶ ڈاؤن برائے دہلی کو ملتی ہے۔

۱۶- ۲۴۱/۲۴۲ اپ ڈاؤن لائل پور سٹیشن سے چل کر شاہدرہ باغ سٹیشن پر ۲۱۸ ڈاؤن برائے پٹھانکوٹ کو ملتی ہے۔

۱۷- ۹۲ ڈاؤن لالہ موسیٰ سے چل کر لاہور سٹیشن

۱۸- ۲۹۴ ڈاؤن سیالکوٹ سے چل کر وزیر آباد سٹیشن پر ۴ ڈاؤن برائے دہلی کو ملتی ہے۔

۱۹- ۷۶ ڈاؤن لاہور سے چل کر امرت سر سٹیشن پر ۴۲۰ ڈاؤن برائے نارووال کو ملتی ہے۔

۲۰- ۳۶ ڈاؤن لاہور سے چل کر انبالہ کینٹ سٹیشن پر ۱۳۴ اپ برائے کالکا کو ملتی ہے۔

۲۱- ۱۱۷ اپ ہوڑہ سے چل کر سہارنپور سٹیشن پر ۳۶ ڈاؤن برائے دہلی کو ملتی ہے

۲۲- ۳۶ ڈاؤن لاہور سے چل کر جالندھر شہر سٹیشن پر ۴۰۴ ڈاؤن برائے مکیریاں کو ملتی ہے۔

۲۳- ۱۳۵ اپ دہلی سے چل کر انبالہ کینٹ پر ۲ ڈاؤن برائے کرنال کو ملتی ہے۔

۲۴- ۲۸۳ اپ فیروزپور کینٹ سے چل کر رائے ونڈ سٹیشن پر ۲۰ ڈاؤن برائے کراچی سٹی کو ملتی ہے۔

(آئی) گاڑیاں جو منسوخ کردی گئی ہیں۔ یا ان کی بجائے نئی گاڑیاں چلائی گئی ہیں

۱- ۲۷۳ اپ پسنجر جو کہ فیروزپور کینٹ سے رائے ونڈ کو چلتی ہے

۲- ۶۷ اپ اور ۶۸ ڈاؤن جو کہ دہلی اور لالہ موسیٰ کے درمیان چلتی ہے

(جے) تھرڈ سروسز کیریجز

تھرڈ سروسز کیریجز جو کہ اس وقت چل رہی ہیں بدستور چلیں گی

(کے) ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء کی درمیانی رات کو گاڑیوں کے ملاپ اور روانگی

۱- ۶۷ اپ دہلی سے ۳۰ ستمبر کو لاہور پہنچ کر لالہ موسیٰ کو یکم اکتوبر کو لالہ موسیٰ اور کامونکی کے درمیان سے مسافر لیتی ہوئی چلے گی۔

۲- ۶۷ اپ جو کہ دہلی سے ۳۰ ستمبر کو چلے گی یکم اکتوبر کو لاہور تک میرٹھ شہر اور لاہور کے درمیان سے مسافر لیتی ہوئی جائے گی۔

۳- ۵۰ ڈاؤن ۱۹۱ اپ سکھر سے ۳۰ ستمبر کو چل کر یکم اکتوبر کو لالہ موسیٰ تک چوہدری سٹیشن سے سروس کرتی ہوئی آگے کو چلے گی۔

۴- ۲۴۶ ڈاؤن ۱۵۹ اپ کیمبلپور سے ۳۰ ستمبر کو چل کر خانیوال کو یکم اکتوبر سے باسل سے سروس لیتی ہوئی چلے گی۔

۵- یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء کو ۳۵ اپ سہارنپور اور لاہور کے درمیان سروس نہیں ہوگی۔ اور ۳۶ ڈاؤن جگادھری اور دہلی کے درمیان سروس نہیں ہوگی۔

۶- یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء ۲ ڈاؤن گگھر سے سروس نہیں ہوگی۔ بہ ۲ اکتوبر گگھر سے رات کے ۱۲ بجکر ۱۶ منٹ پر چلے گی۔

ٹائم اور فیئر ٹیبل جو کہ یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء سے رائج ہوا ہے بقیمت چھ آنہ فی کاپی ریلوے بک سٹالوں سے مل سکتا ہے۔

چیف اوپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۲۸ ستمبر۔ آج شام کے ۷ بجے وائسرائے ہند سے مسٹر محمد علی جناح کی تیسری ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ آج بھی وائسرائیگل لاج کے سامنے مسلمانوں کا بہت بڑا ہجوم جمع ہو گیا۔ اور نعرے لگاتا رہا۔ ملاقات کے بعد مسٹر جناح نے کمیٹی آف ایکشن کے صدر مسٹر اسماعیل خاں اور بنگال کے سابق وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین سے تبادلہ خیالات کرنے کے علاوہ ایک قبائلی وفد سے بھی ملاقات کی۔ توقع کی جاتی ہے کہ عنقریب پھر ویول جناح ملاقات ہو گی۔

نئی دہلی ۲۸ ستمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں نے ایک بیان میں کہا۔ نئی عبوری حکومت کے قیام کے فوراً بعد مسلمان سرکاری ملازمین بدترین تشدد اور تعصب کا نشانہ بنائے جانے لگے ہیں۔ انہیں اہم اور ذمہ وارانہ فرائض سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اور ہندو افسر انہیں نہایت ذلیل طریق سے تنگ کر رہے ہیں۔ میں حکومت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس طرز عمل کو فوراً ترک کر دے ورنہ اس کے نہایت خطرناک نتائج نکلیں گے مسلمان ملازمین کو چاہیئے کہ وہ خندہ پیشانی اور دلیری سے ان مصائب کا مقابلہ کریں ہم اس طرز عمل کے خلاف ہر ممکن جدوجہد کریں گے۔

سری نگر ۲۸ ستمبر۔ آج کشمیر اسمبلی کے اجلاس میں مسلم کانفرنس کے لیڈر نے اعلان کیا ہے کہ پبلک سکیورٹی بل کی منظوری کے خلاف بطور احتجاج ان کی تمام پارٹی اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس بل کا مقصد عوام کی شہری آزادی اور سیاسی حقوق پر ضرب کاری لگانا ہے۔ مسلمانوں نے اپنا خون بہا کر جو تھوڑے بہت حقوق حاصل کئے تھے موجودہ وزیر اعظم انہیں بھی ختم کر دینا چاہتے ہیں۔

پشاور ۲۸ ستمبر۔ کرم ایجنسی کے قبائل کے نمائندے اور ملک آج دہلی روانہ ہو گئے جہاں وہ مسٹر جناح سے ملاقات کریں گے انہیں مطالبہ پاکستان کی تائید اور حمایت کا یقین دلائیں گے۔

بیونس آئرز ۲۸ ستمبر۔ ہندوستان اور ارجن ٹائن کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ کے مسودہ پر آج دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ کے مطابق ہندوستان کو ارجن ٹائن سے گندم اور مکی ملے گی۔ اور ہندوستان ارجن ٹائن کے لئے پٹ سن مہیا کرے گا۔

پیرس ۲۸ ستمبر۔ انڈیا لیگ کے سکرٹری مسٹر مینن نے آج روسی وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف سے دو گھنٹہ تک ملاقات کی۔ ملاقات کی نوعیت کے متعلق آپ نے کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔

دہلی ۲۸ ستمبر۔ مسٹر جناح نے اخباری نمائندوں کو مشورہ دیا ہے کہ وائسرائے سے ان کی ملاقاتوں کے متعلق وہ قیاس آرائیوں سے کام نہ لیں۔

شملہ ۲۸ ستمبر۔ پنجاب مسلم لیگ کے زعماء نے آج ملک خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کی دعوت پر دوپہر کا کھانا ان کے ہاں کھایا اور دیر تک ان کے مسلم لیگ میں شامل ہو جانے کے لئے تبادلہ خیالات کیا معلوم ہوا ہے کہ یہ ملاقاتیں مسٹر جناح اور مسلم لیگ ہائی کمان کے مشورے سے ہو رہی ہیں۔

نیورمبرگ ۲۸ ستمبر۔ ہٹلر کے رفقائے کار گوئرنگ اور دیگر نازی اکابرین کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ منگل کو سنایا جائے گا۔ اس فیصلے کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہو گی۔ جن لوگوں کے لئے موت کی سزا تجویز ہو گی۔ انہیں پندرہ روز کے اندر اندر بغیر کسی اعلان کے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔

لاہور ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ۳۰ ستمبر سے لے کر ۱۲ اکتوبر تک روزانہ ایک سیکنڈ کلاس ڈبہ صرف عازمین حج کے لئے سندھ ایکسپریس کے ساتھ لاہور سے کراچی تک لگایا جایا کرے گا۔

ایتھنز ۲۸ ستمبر۔ ساڑھے پانچ سال کی جلاوطنی کے بعد یونان کے بادشاہ جارج آج اپنے پایہ تخت میں واپس آ گئے۔ رعایا نے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

رنگون ۲۸ ستمبر۔ برما کی نئی عبوری حکومت کے ارکان نے اپنے عہدوں کا چارج لے لیا۔

پٹنہ ۲۸ ستمبر۔ اچھوت سیٹ کے ایک ضمنی انتخاب میں کانگرس نے مسٹر جگ لال چودھری ڈپٹی سپیکر اسمبلی کو کھڑا کیا ہے آپ کے مقابلہ میں ایک موچی مسٹر کرشن پرشاد کھڑا ہوا ہے۔

دہلی ۲۸ ستمبر۔ اخباری کاغذ کے بنیادی راشن میں ۱۲½ فی صدی جو تخفیف کی گئی تھی حکومت ہند نے یکم اکتوبر سے اسے بحال کر دیا ہے۔

لدھیانہ ۲۸ ستمبر۔ پولیس نے ضلع لدھیانہ سے پانچ ہزار کے قریب مختلف اقسام کے ناجائز پستول۔ بندوقیں اور بھاری تعداد میں کارتوس برآمد کئے ہیں۔ اس کے علاوہ سات ہزار مکانوں پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے ابھی مزید ناجائز اسلحہ برآمد ہونے کی توقع ہے۔

نئی دہلی ۲۸ ستمبر۔ مقامی پولیس نے بعض دکانوں سے چاولوں کا کافی سٹاک برآمد کیا ہے۔ ان کے رجسٹروں میں ان کا کوئی اندراج نہ تھا۔

دہلی ۲۸ ستمبر۔ جنوبی وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ نے اپنے آپ کو گولی مار کر خودکشی کر لی ہے۔

لائلپور ۲۸ ستمبر۔ گندم ۱۰ روپے ۹ آنے فی من۔ بادام ۱۴۱/۹۔ شکر ۲۲/- تا ۲۶/-/-۔ گھی دیسی ۲۰۰/۸/-

لاہور ۲۸ ستمبر۔ سونا ۹۸/۸۔ چاندی ۱۰۷/-/-۔ پونڈ ۶۸/۰۔ امرتسر سونا ۱۰۲/-/-

بمبئی ۲۹ ستمبر۔ آج صبح ۸ بجے سے گیارہ بجے تک پانچ اشخاص کو چھرا گھونپا گیا۔ جن میں سے ایک ہلاک ہو گیا۔ پولیس نے لوٹ مار کرنے والے چند اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔

پٹنہ ۲۹ ستمبر۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک تقریر میں اس امر پر اظہار افسوس کیا۔ کہ بہار کے باشندے غذائی صورت حالات کو بہتر بنانے کے سلسلے میں حکومت کے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔

کلکتہ ۲۸ ستمبر۔ آج مختلف وارداتوں کے نتیجہ کے طور پر ایک شخص ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ چار مقامات پر تیزاب پھینکا گیا۔ ایک ہجوم نے دو دکانوں کو لوٹنے کی کوشش کی جس پر پولیس نے گولی چلا دی۔

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ جمعیت علمائے اسلام کی مجلس عمل کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے یہ مجلس مسلم لیگ کے ڈائرکٹ ایکشن کی مجوزہ سکیم کے سلسلے میں مذہبی پروگرام مرتب کرے گی جسے منظوری کے لئے ملک کے علماء و مشائخ کی کانفرنس میں پیش کیا جائے گا۔

مکہ معظمہ ۲۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت تک پانچ ہزار عازمین حج مکہ معظمہ میں پہنچ چکے ہیں۔ چین۔ فلپائن۔ ملایا۔ سنگاپور۔ جاوا۔ ترکیہ روس اور ممالک بلقان کے حاجی ابھی یہاں نہیں پہنچے۔ توقع کی جاتی ہے کہ گذشتہ جنگ کے آغاز کے بعد اس سال حاجیوں کی تعداد گذشتہ سب سالوں سے زیادہ ہو گی۔

سری نگر ۲۸ ستمبر۔ حکومت کشمیر نے جموں کے بعض محلوں پر مبلغ ۳۰ ہزار روپیہ تعزیری جرمانہ عائد کر دیا ہے۔ کیونکہ حکومت کے نزدیک ان محلوں کے لوگوں نے گذشتہ فرقہ وارانہ فساد میں شرارتی عنصر کی مدد اور حمایت کی تھی

الہ آباد ۲۸ ستمبر۔ کل جامع مسجد سے ایک ہندو گرفتار کر لیا گیا جو مسلمانوں کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ اس کے قبضہ سے بچھڑے کے سینگ دستیاب ہوئے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص یہ سینگ رام لیلا کے جلوس میں پھینک کر فساد کی آگ بھڑکانا چاہتا تھا۔

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ پنڈت نہرو نے ایک بیان میں گروپ بندی کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے لئے سیکشنوں میں بیٹھنا ضروری ہے لیکن ہر صوبہ اپنے متعلق فیصلہ کرنے کا پورا حق رکھتا ہے۔

کلکتہ ۲۹ ستمبر۔ آج دوپہر تک چھرا گھونپنے کی دو وارداتیں ہوئیں۔

بمبئی ۲۹ ستمبر۔ تین بجے شام تک ۱۱ اشخاص کو چھرا گھونپا گیا۔ ۱۶۸ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔